AGA KHAN UNIVERSITY EXAMINATION BOARD

HIGHER SECONDARY SCHOOL CERTIFICATE

CLASS XI

ANNUAL EXAMINATIONS (THEORY) 2023

Urdu Compulsory Paper I

Listening Passage – I

لیاری

’لیاری‘ کراچی کا مشہور ترین خطہ ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ خطۂ زمین ہی کراچی ہے کیوں کہ یہ دورِ آغاز ہی سے کراچی کا رفیق ہے۔ ۔۔۔ لئی کے درختوں کی کثرت کے سبب سندھی زبان میں یہ علاقہ ’لئی واری‘ یعنی ’لئی والی‘ جگہ کہلایا۔ ’لئی واری‘ گزرتے وقت کے ساتھ ’لیاری‘ بن گیا۔ لیاری ندی اور اس کے پانی کے سبب یہ علاقہ زراعت پیشہ لوگوں کے لیے پر کشش تھا۔ ماہرینِ آثار قدیمہ نے دست یاب معلومات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ تقریباً چار ہزار سال قبل یہ علاقہ زراعت پیشہ لوگوں سے آباد تھا۔ مگر اس کی آبادِ نو کی منزل کراچی کی بندر گاہ کی دریافت کے بعد کی ہے، جب یہاں آنے اور رہائش اختیار کرنے والے زراعت کے لیے نہیں بلکہ مزدوری کے لیے آکر آباد ہوئے۔۔۔۔

بندر گاہ کی شہرت سن کر بلوچستان سے اولین طور پر جو لوگ آئے وہ ماہی گیر تھے۔۔۔۔ لیاری کو ابتدا میں مسکن بنانے والے اور پھر آباد کرنے والے اور اس کے بعد ایک مخصوص ثقافت کا رنگ عطا کرنے والے بلوچ ہیں۔۔۔۔ کھارا در میں جہاں آج مچھی میانی مارکیٹ ہے وہاں سندھی ماہی گیروں کی جھگیاں تھیں، ۱۸۷۰ء میں اس جگہ مارکیٹ کی تعمیر کے لیے ان ماہی گیروں کو وہاں سے ہٹایا گیا اور لیاری میں موجود برساتی پانی کی گزر گاہ سے بنے ایک کھڈ کی بھرائی کر کے وہاں آباد کرایا گیا۔۔۔۔

بلوچوں کے بعد یہ دوسری بڑی آبادی تھی جو لیاری میں قیام پذیر ہوئی۔ آبادی بڑھنے کے ساتھ دیگر برادریوں کی آمد شروع ہوئی جن میں کچھی، اوکھائی میمن، پٹھان، میانوالی یہ سب قدیمی طور پر لیاری میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ ۱۹۴۶ء میں بہار میں ہوئے فسادات کے سبب پیر الٰہی بخش صاحِب کی کوششوں سے وہاں سے آئی بہاری برادری کو باقاعدہ سے ایک ہاؤسنگ سوسائٹی بنا کر لیاری میں آباد کرایا گیا۔ پاکستان کے مَعرِضِ وجود میں آنے کے بعد ہجرت کر کے آئی برادریوں نے لیاری میں پہلے سے موجود اپنی برادریوں کے ساتھ رہنے کو ترجیح دی، آگرہ سے آئی اردو اسپیکنگ برادری نے بھی لیاری کو مسکن بنایا۔۔۔۔ یوں لیاری مختلف برادریوں کے کلچر سے سجا ایسا گلدستہ بن گیا جس کا نمایاں پھول بلوچ اور نمایاں خوش بو بلوچ ثقافت ہے۔

لیاری چست لوگوں کی چست سرزمین ہے، جہاں کے محنت کش سدا بہار اور منکسر المزاج ہیں۔ یہاں فٹ بال، باکسنگ اور سائیکلنگ کی دنیا ہے اور یہاں موسیقی اور سروں سے والہانہ لگاؤ کی ایسی ثقافت ہے جس کا اظہار پورے کراچی میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔

(ماخوذ از: لیاری۔ http://urdu.hamaralyari.com/2017/09/05/73744/)

AKU-EB Annual Examination 2023 for Teaching and Learning only

Listening Passage – II

اچھے پڑوسی

وہ لوگ انتہائی خوش نصیب ہیں جن کے پڑوسی شریف ہوتے ہیں۔ ورنہ پاس پڑوس کے چار پانچ گھروں میں سے ایک بھی کم ظرف ہو تو سارے لوگوں کی زندگی تلخ ہو کر رہ جاتی ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر لڑائی نکالنا چاہتے ہیں۔۔۔۔ کسی گھر میں پڑوسن کی نوکرانی سے جھگڑا شروع ہوتا ہے، تو کسی کے پاس بچوں کی آپس کی لڑائی بڑوں تک پہنچ جاتی ہے۔ بات کچھ نہیں ہوتی، فریقین میں سے ایک بھی اگر سوجھ بوجھ سے کام لے تو قصہ وہیں رفع دفع ہو جاتا ہے، لیکن لوگ اس کو وقار کا مسئلہ بنا کر آگے بڑھتے ہی جاتے ہیں۔۔۔۔ بعض لوگ اپنے بچوں کو کچھ ایسی تربیت دیتے ہیں کہ بچے پڑوسیوں کا صحیح معنوں میں جینا حرام کر دیتے ہیں۔ بچے پڑوسی کو کتنا تنگ کرتے ہیں، اس بارے میں وہ ایک لفظ بھی سننا نہیں چاہتے۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ بچوں کی جھوٹی اور غلط شکایت کی جا رہی ہے۔۔۔۔

ایک صاحبہ کو گانے کا شوق ہے، وہ نہ صرف کلاسیکی موسیقی کا روزانہ دو گھنٹے ریاض کرتی ہیں بلکہ کچھ بچوں کو ساز کے ساتھ گانا بھی سکھاتی ہیں۔۔۔۔ پڑوسن کو گانے سے مطلق دل چسپی نہیں، روزانہ سنتے سنتے اس کے کان پک گئے ہیں۔ اس لیے جواب میں اس نے ایک فالتو کتا پال رکھا ہے جس کو کم کھانا دے کر، چھوٹی سی رسی سے تنگ باندھ کر رکھتی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ بھونک کر گانے کا صحیح جواب دے سکے۔ لڑائی دو گھروں میں ہے، لیکن دوسرے پڑوسی مجبوراً گانا سنتے ہیں اور کتے کی کرخت آوازوں کو بھی بھگتے ہیں۔

دو پڑوسیوں کے بچوں میں کھیل کود میں لڑائی ہوئی، دو چار دن بعد بچے ایسے گھل مل گئے جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ لیکن بڑوں کے دل میں میل آجائے تو دھلنا مشکل ہے۔ ایک نے انتقاماً نل کا ایسا بندوبست کرایا کہ دوسرے کے گھر پانی آنا بند ہو گیا۔ ''تو تو میں میں!'' بڑھتے بڑھتے گالی گلوچ کی نوبت آگئی۔۔۔۔ اکثر خواتین کا اپنے پڑوسیوں کے گھر بہت زیادہ آنا جانا ہوتا ہے۔ وقت بے وقت دروازہ کھٹکھٹاتی ہیں اور اطمینان سے اپنا وقت گزار کر واپس ہوتی ہیں۔ وہ یہ نہیں سوچتیں کہ خود اگر بے کار ہیں تو ضروری نہیں کہ پڑوسن بھی بے کار ہو۔۔۔۔

ایک صاحِب صبح نو بجے آفس چلے جاتے ہیں، گیارہ بجے ان کی بیوی ہمارے گھر آکر فون کرتی ہیں: ''راجو پکچر چلنے کے لیے ضد کر رہا ہے اس کا بھی ٹکٹ لے آیئے اور کافی ختم ہو گئی ہے، میں صبح کہنا بھول گئی۔'' اس قسم کی باتیں کرتے وقت لوگ مطلق نہیں سوچتے کہ پڑوسی کا کتنا وقت ضائع ہوتا ہے۔۔۔۔ بہ ہر حال! ہر قسم کے پڑوسیوں سے لوگوں کا سابقہ پڑتا ہے۔ آپس میں تعلقات خوش گوار ہوں تو دونوں ایک دوسرے کے آڑے وقت کام آتے ہیں۔

(ماخوذ از: انیس بیس 'اچھے پڑوسی' از: ڈاکٹر حبیب ضیا۔ نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، حیدر آباد۔ جنوری ۱۹۸۸ء۔ صفحہ نمبر ۲۶ تا ۳۰)

AKU-EB Annual Examination 2023 for Teaching and Learning only